LearningWell

روشن اسلام

۳

رہنمائے اُستاد

For Order : 0320-5899031

info@learningwell.pk www.learningwell.pk

سبق ۱ : اللہ

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ ذہن نشین کرانا ہے کہ اللہ تعالی کی تخلیقات کا کوئی شمار نہیں اور وہی ہر چیز کی شکل وصورت بنانے والا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۔ آپ کو اپنے اردگرد کیا کیا چیزیں نظر آتی ہیں؟

۳۔ ہم مختلف چیزوں کو کس طرح پہچانتے ہیں؟

۴۔ آسمان کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

۵۔ چاند اور سورج کس طرح کے نظر آتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

وضاحت:

بچوں کو بتائیں کہ اس دنیا کو اور اس کی ہر چیز کو تخلیق کرنے والا اللہ تعالی ہے۔ اس نے ہی آسمان، زمین اور سمندر بنائے ہیں اور آسمان، زمین اور سمندر میں بھی بہت طرح کی الگ الگ مخلوقات پیدا کی ہیں۔

کیا آپ آسمان، زمین اور سمندر میں پائے جانے والی کچھ چیزوں کے نام بتا سکتے ہیں؟

بچوں کے جوابات کو بورڈ پر نمایاں طور پر یا رنگین مارکر یا چاک سے لکھتے جائیں۔ اس طرح بچوں میں دلچسپی پیدا ہو گی اور ہر بچہ اس میں حصہ لینے کی کوشش کرے گا۔

جب بورڈ پر کافی ساری چیزوں کے نام لکھ لیے جائیں تو بچوں کو بتائیے کہ اسی لیے اللہ کا ایک نام

'الخالق' ہے۔

جس کا مطلب ہے

'تخلیق کرنے والا'

اس کے بعد بچوں سے پوچھیے کہ

اگر اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو ایک جیسا، ایک ہی شکل کا بناتے تو کیا ہوتا؟

یا

اگر اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو ایک جیسا بناتے تو کیا ہوتا؟

بچوں کے جوابات سننے کے بعد آپ ان کو بتائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ سب انسانوں اور چیزوں کو ایک جیسا بناتا تو ہم ایک دوسرے انسان اور چیزوں میں تمیز نہ کر پاتے اور بہت مشکل میں پڑ جاتے۔

آپ ان کو مختلف پھلوں، سبزیوں اور جانوروں کی مثالیں دے سکتے ہیں۔ جیسے آم، انار، کیلا، سیب، انگور وغیرہ۔ ان سب کی شکل، رنگ، ذائقہ سب کچھ ایک، دوسرے سے الگ ہوتا ہے۔ ہم اس کو دیکھ کر ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ کون سا پھل ہے اور اس کے ذائقے کو محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اسی لیے اللہ کا ایک صفاتی نام

'المصور'

بھی ہے جس کا مطلب ہے

'صورت بنانے والا'

اس کے بعد بچوں کو کچھ اور مثالیں دیجیے اور کتاب کی مدد بھی لیجیے۔

بعد از درس

یہ جاچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ نے الگ الگ قسم کی چیزیں کیوں بنائی ہیں؟

۲۔ ہر چیز کا رنگ اور شکل مختلف ہونے سے ہم کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

اس سلسلے میں آپ حاصلِ سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نکات کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

سرگرمی

کتاب میں دی گئی سرگرمی کو کرانے میں بچوں کی مدد کریں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

تفہیم

۱۔ اگر کسی ہستی کی تخلیق کی کوئی حد نظر نہیں آ رہی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ہستی کی تخلیقات لامحدود ہیں۔

۲۔ تخلیق کا مطلب ہے کسی چیز کو بنانا یا پیدا کرنا اور صورت گری کا مطلب ہے اس چیز کی خاص شکل وصورت بنانا۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف کا مقصد بچوں کو اس سبق میں دیئے گئے اللہ کے دو صفاتی ناموں کا مفہوم ذہن نشین کرانا ہے

مشق ب میں صحیح اور غلط جملوں پر نشان لگانا ہے۔

مشق ج میں مختلف سوالات کے ذریعے بچوں کو اس بات سے روشناس کرانا ہے کہ اس دنیا میں لاکھوں اقسام کی چیزیں ہیں اور وہ مختلف اشکال کی ہیں اور ان کو پیدا کرنے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہی ہے۔

مشق د اور ہ کا مقصد بچوں کو اللہ تعالی کی تخلیق کردہ مختلف چیزوں کو یاد کرانا ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۲ : اللہ کے فرشتے

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ فرشتے بھی اللہ تعالی کی ایک مخلوق ہیں۔ جو صرف اور صرف اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور یہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے اور ہر وقت اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کومختلف سوالات کے ذریعےنفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

ا۔ اللہ تعالی نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں؟ان کے نام بتائیے۔

۲۔ کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ اللہ کے حکم سے اس دنیا کے کام کون کرتا ہے؟

۳۔ کیا ہم اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کو دیکھ سکتے ہیں؟

۴۔ اللہ تعالی کی ایسی کون کون سی مخلوقات ہیں جن کو ہم دیکھ نہیں سکتے ؟

وضاحت:

فرشتے اللہ کی ایسی مخلوق ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے مگر اللہ کے حکم سے لوگوں تک رزق پہنچاتے ہیں اور بارش برساتے ہیں۔

فرشتے اپنے کاموں سے نہ تھکتے ہیں نہ انھیں نیند آتی ہے نہ بھوک لگتی ہے۔یہ ہر کام اللہ کی مرضی سے کرتے ہیں اور تمام وقت اسکی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

چار مشہور فرشتے

ا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام

۲۔ حضرت مکائیل علیہ السلام

۳۔ حضرت عزرئیل علیہ السلام

۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام

مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے۔

بچوں کو کچھ اور فرشتوں کے بارے میں بھی بتائیں۔

ا۔ کراماً کاتبین:

اللہ نے ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں۔جو اس کی زندگی کے اچھے اور برے اعمال کو لکھتے رہتے ہیں۔

قیامت کے دن ہر انسان کا نامۂ اعمال پیش کریں گے۔

۲۔ منکر نکیر:

انسان کے مرنے کے بعد اس کی قبر میں جو فرشتے سوال و جواب کے لیے آتے ہیں انھیں منکر نکیر کہتے ہیں۔

۳۔ رضوان:

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

جنت کے فرشتے کا نام ہے۔

۴۔ مالک:

دوزخ کے فرشتے کا نام ہے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ فرشتے اللہ کی کیسی مخلوق ہیں؟

۲۔ فرشتے کس طرح انسان سے مختلف ہوتے ہیں؟

۳۔ چار مشہور فرشتوں کے نام بتائیے۔

۴۔ فرشتوں کا سردار کس فرشتے کو کہا جاتا ہے؟

۵۔ جنّت اور دوزخ کے فرشتوں کے کیا نام ہیں؟

۶۔ کراماً کاتبین کون ہوتے ہیں؟

۷۔ منکر نکیر کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ انسان اور فرشتوں میں درج ذیل فرق ہیں۔

انسان	فرشتے
انسان کو زندہ رہنے کے لیے کھانے پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔	فرشتوں کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ ان کو بھوک نہیں لگتی۔
انسان کو نیند آتی ہے۔	فرشتوں کو نیند نہیں آتی۔
انسان اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔	فرشتے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔

انسان تھک جاتا ہے۔	فرشتے تھکتے نہیں ہیں۔
انسان ہر وقت عبادت میں مصروف نہیں رہتا۔	فرشتے ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

۲۔ حضرت جبرئیلؑ کو فرشتوں کا سردار اس لیے کہا جاتا ہے کہ تمام فرشتوں میں ان کو سب سے افضل مقام حاصل ہے اور ان کا رتبہ سب سے بڑا ہے۔

سرگرمی

کتاب میں دی گئی سرگرمی کو کرنے کے لیے بچوں کی رہنمائی کیجیے تا کہ وہ اس میں دلچسپی لیں اور چار مشہور فرشتوں کے نام اور کی ذمہ داریوں کو ذہن نشین کر سکیں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔ ف اور ب کا مقصد بچوں کو اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں اور انسان کی بنائی ہوئی چیزوں میں فرق سمجھانا ہے۔

عملی کتاب:

مشق الف کو کرنے کے بعد بچے انسان اور فرشتوں کے بنیادی فرق سے آگاہ ہو جائیں گے۔

مشق ب اور ج کا مقصد مختلف طریقوں سے بچوں کو فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں ذہن نشین کرانا ہے۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۳ : اللہ کا وعدہ اور اس کی تکمیل

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں میں اس بات کا یقین پیدا کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کہتا ہے اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔ اور اسلام اللہ کا سچا مذہب ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفسِ مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ ہم سب کا رب کون ہے؟

۲۔ ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہیے؟

LearningWell

۳۔ اگر ہم اللہ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہ کریں تو کیا ہوگا؟
۴۔ اگر ہم اللہ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں تو کیا ہوگا؟

وضاحت:

سورہ العصر اس وقت نازل ہوئی جب اسلام پھیلنا شروع ہوا تھا۔حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنا شروع کیا اور ان کو بتایا کہ اللہ ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔جولوگ مسلمان ہو گئے تھے غیر مسلموں نے ان پر ظلم ڈھانے شروع کر دیئےتھے۔ایسے مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ العصر نازل فرمائی۔جس میں بتایا کہ ایمان والے بڑے فائدے اور ایمان نہ لانے والے بہت گھاٹے میں ہیں

اس سبق کی دوسری سورہ النصر ہے۔یہ سورہ اس وقت نازل ہوئی جب اسلام پورے عرب میں پھیل چکا تھا۔یہاں تک کہ جولوگ مسلمانوں کواذیت دیتے تھے انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا۔اس سورہ میں بتایا گیا کہ آج اللہ کا دین پھیل چکا ہے۔اسلام قبول کرنے والے فائدے میں ہیں۔جوذکر اللہ نے سورہ العصر میں کیا اس کو پورا کیا اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

ے بعد اساتذہ سورہ العصر اور النصر بالترتیب بچوں کو ایک ایک آیت بمعہ ترجمہ پڑھائیں اور اس کو بار بار دھرائیں تا کہ بچے ذہن نشین کرسکیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً

۱۔ اس سبق میں آپ نے کون سی دو سورتوں کے بارے میں پڑھا ہے؟
۲۔ سورہ العصر کیوں نازل ہوئی؟
۳۔ سورہ العصر میں اللہ تعالی نے کیا فرمایا؟
۴۔ سورہ النصر کب نازل ہوئی؟
۵۔ اس سبق میں مسلمانوں کی کیا خصوصیت بتائی گئی ہے؟
۶۔سورہ العصر میں کن لوگوں کو خسارے میں کہا گیا ہے؟
۷۔ اللہ تعالی نے کس طرح اپنا وعدہ پورا کیا؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ سورہ العصر میں اسلام نہ لانے والوں کو خسارے میں اس لیے کہا گیا ہے کیوں کہ وہ اللہ کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۲۔ سورہ النصر میں اللہ کا وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوا۔ مذہب اسلام کو نہ ماننے والوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

سرگرمی

کتاب میں دی گئی سرگرمی کو کرنے کے لیے بچوں کی مدد کیجیے کہ وہ کس طرح چارٹ بنائیں۔ بچوں کو بہتر طور پر سمجھانے کے لیے بورڈ پر ان کو ایک خاکہ بنا کر دکھایئے اور کچھ نکات بتایئے جو وہ اپنے چارٹ پر لکھ سکیں۔ جس بچے کا کام سب سے اچھا ہو اس کو سب بچوں کو دکھائیں اور اس کے چارٹ کو soft board پر چسپاں کیجیے تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو اور دوسرے بچے بھی اپنے کام کو بہتر طور پر کرنے کی کوشش کریں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف اور ب خالی جگہ اور مختصر سوالات پر مشتمل ہے تاکہ استاد کو اندازہ ہو کہ بچہ اس سبق کی جزیات کو کس حد تک سمجھ اور ذہن نشین کر سکا ہے۔

مشق ج، د اور و میں مختلف طریقوں سے ان دو سورتوں کے عربی الفاظ کے اردو معنی بچوں کو یاد کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مشق ہ بچوں کو اس سورتوں کا ترجمہ یاد کرانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

سبق ۴ : روزہ عبادت بھی آزمائش بھی

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو روزہ کی اہمیت اور افادیت سمجھانا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا آپ کو معلوم ہے اسلام کا تیسرا رکن کون سا ہے؟

۲۔ عیدالفطر کس مہینے کے بعد منائی جاتی ہے؟

۳۔

وضاحت:

نماز کے بعد روزہ سب سے اہم عبادت ہے۔ روزے رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ فجر کے وقت سے مغرب تک کچھ نہ کھانے پینے کو روزہ کہتے ہیں۔ جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ روزے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔۔

روزے کو صوم بھی کہتے ہیں جس کا مطلب 'رک جانا' ہے۔ یعنی ہر اس کام سے رک جانا جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ رمضان برکتوں والا مہینہ ہے اس مہینے میں ہر نیکی کا ثواب زیادہ ہے اور ہر گناہ کا عذاب بھی بہت ہے۔ (مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

روزے کا مقصد

جب ہم سب چیزوں کی موجودگی کے باوجود بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں تو ہمیں اپنے نفس پر قابو رکھنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ کی عبادت میں حکمت ہوتی ہے جو ہمارے لیے فائدے کا سبب ہوتی ہے۔

(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے

تقویٰ کا مطلب ہے بری باتوں سے بچنا اور اللہ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنا۔ روزہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے۔

(وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

روزہ مدد کا جذبہ پیدا کرتا ہے

جب ہم دن بھر بھوکے رہتے ہیں تو ہم کو ان لوگوں کی بھوک پیاس کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو غریب ہیں اور جن کے پاس کھانا کھانے کے پیسے نہیں ہوتے۔ ایک وقت کھاتے ہیں تو دو وقت بھوکے رہتے ہیں اس سے ہمارے دل میں ان لوگوں کی مدد کا اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (کتاب کی مدد لیجیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

وقت کی پابندی سکھاتا ہے

ایک مقررہ وقت پر سحری اور افطار کرنے سے ہم میں وقت کی پابندی کرنے کی عادت پڑتی ہے۔(وضاحت کتاب سے کیجیے)

اس کے بعد بچوں کو روزے کی نیت، سحری اور افطاری کی دعاؤں اور سحری کے بارے میں بتائیے اور ذہن نشین کرانے کی کوشش کیجیے۔ (کتاب دیکھیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً

۱۔ روزہ اسلام کا کون سا رکن ہے؟

۲۔ روزہ رکھنا کیوں ضروری ہے؟

۳۔ روزہ ہم کو کیا سکھاتا ہے؟

۴۔ سحری کس کو کہتے ہیں؟

۵۔ روزہ کس وقت افطار کیا جاتا ہے؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ روزہ اس طرح ہماری اصلاح کرتا ہے کہ یہ ہم کو تقویٰ سکھاتا ہے اور ہم کو متقی بناتا ہے، وقت کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے اور وقت کی پابندی کی عادت ڈالتا ہے، دوسروں کی مدد کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

۲۔ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے۔اس میں ہر کام میں برکت ہوتی ہے۔اس لیے اگر ہم اچھے کام کریں گے تو ثواب زیادہ ہوگا اور برے کام کرنے پر گناہ زیادہ ہوگا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے ہماری بھلائی چاہتا ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ ہم متقی اور پرہیز گار بن جائیں۔اور جنت کے حقدار ہوں۔

سرگرمی:

بچوں کو کلاس میں زبانی روزمرہ اور ماہِ رمضان کے معمولات کے بارے میں فرق بتائیے تاکہ وہ اس کے بارے میں اچھی طرح سے لکھ سکیں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کرسکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح اور غلط پر نشان لگانے ہیں اس سے اس بات کا اندازہ ہوگا کہ بچوں اس سبق کو کتنی توجہ سے پڑھا ہے۔

مشق ب بچوں کو سحری اور افطار میں پڑھی جانے والی دعاؤں کو ذہن نشین کرانے میں مددگار ہوگی۔

مشق ج میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

مشق د رمضان کے مہینے میں ان معمولات کے بارے میں ہے جو خاص طور سے اس ماہ میں کیے جاتے ہیں۔

LearningWell (Pvt) Ltd
www.learningwell.pk

سبق ۵ : میری پیاری عیدالفطر

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو اسلامی تہوار اور ان کے منانے کا مقصد سمجھانا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفسِ مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا آپ کو پتہ ہے تہوار کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ ہم کون کون سے تہوار مناتے ہیں؟

۳۔ رمضان کے بعد ہم کون سا تہوار مناتے ہیں؟

وضاحت:

مسلمان ہر سال دو بڑے تہوار مناتے ہیں۔ان میں سے ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ یہ رمضان کے روزے رکھنے کی خوشی میں اللہ کے شکر کے طور پر منائی جاتی ہے۔

عید الفطر کو رمضان کا انعام بھی کہا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔

(مزید وضاحت کتاب سے کیجیے)

چاند رات

رمضان کی ۲۹ تاریخ کو اگر چاند نظر آجائے تو دوسرے دن عید ہوتی ہے۔اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے ہوتے ہیں اور تیس تاریخ کو چاند رات ہوگی۔

چاند رات کو لیلتہ الجائزہ (انعام والی رات) بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی عبادت جو انہوں رمضان کے مہینے میں کی ہے اس کا اجر وثواب دیتا ہے۔اس لیے ہم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس رات کو خصوصی طور پر عبادت کی جائے۔ پوری رات بازاروں میں گھوم کر یا اِدھر اُدھر کے کاموں میں مصروف رہ کر نہ گزار دیا جائے۔ بلکہ تھوڑا سا وقت نکال کر اس رات بھی اللہ کی عبادت کر لی جائے۔(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

عید کے دن عید گاہ نماز کے لیے جانے سے پہلے میٹھا کھانا سنت ہے،کوئی بھی میٹھی چیز جو گھر میں ہو یا پکائی گئی ہو وہ کھا کر نماز پڑھنے جائیں۔

عید کے دن اچھے یا نئے کپڑے پہننا ایک دوسرے سے ملنے اس کے گھر جانا،عیدی دینا یہ سب بچوں کے لیے بہت خوشی کا باعث ہوتی ہیں۔(وضاحت کتاب سے کیجیے)

عید کے دن اگر آپ کی کسی سے لڑائی ہوئی ہو اور بات چیت بند ہو تو ہر بات بھلا کر ناراضگی ختم کر دیں۔ کیوں کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ کو خوش کرنے سے زیادہ اچھا کام کیا ہوسکتا ہے۔

فطرہ

عید کی نماز سے پہلے ایک مخصوص رقم غریب اور ضرورتمند لوگوں کو دی جاتی ہے اس کو فطرہ کہتے ہیں تا کہ وہ لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

اس کے بعد باقی سبق کی وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے۔

بعد از درس

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

ا۔ عیدالفطر کون سے اسلامی مہینے کی کس تاریخ کو منائی جاتی ہے؟

۲۔ چاند رات کی کیا اہمیت ہے؟

۳۔ فطرہ کیا ہے؟

۴۔ عید کی نماز کہاں ادا کی جاتی ہے؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

ا۔ عید کے تہوار سے روزے کی اہمیت اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روزے رکھے سے اتنا خوش ہوتا ہے کہ اس کا انعام دیتا ہے۔ اور یہ انعام عید کے دن کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس لیے عید کا دم بہت اہمیت کا حامل ہے۔

۴۔ عید کا دن دوسرے دنوں سے اس طرح مختلف ہوتا ہے کہ اس دن سب نئے اور اچھے کپڑے پہن کر تیار ہو کر نماز پڑھنے مسجد جاتے ہیں، گھروں میں خاص طور پر میٹھا اور اچھے کھانے پکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے گھر ملنے جاتے ہیں۔ عیدی ملتی ہے۔

سرگرمی:

اس سرگرمی کو کرنے میں بچوں کو مزا آئے گا کیوں کہ آسان بھی ہے اور دلچسپ بھی۔

بچوں کی دلچسپی کو مزید بڑھانے کے لیے ہر بچے نے جو لکھا ہے اس کو کلاس میں پڑھ کر سنائیں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں خالی جگہ دی گئی ہیں۔
مشق ب میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

سبق ۶ : حقوق العباد

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ دراصل حقوق العباد کیا ہیں۔ان کی اہمیت کیا ہے اوران کا ادا کرنا کیوں ضروری ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ ہم کو دوسرے لوگوں کے ساتھ کس طرح رہنا چاہیے؟

۲۔ ہم پر کس کس کے کیا کیا حقوق ہیں؟

۳۔ دوسرے لوگوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ وغیرہ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو آپ کو نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ آپ کو خود کیسے رہنا چاہیے، کس طرح اپنی زندگی گزارنی چاہیے بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کس آپ کو دوسرں کیساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے اوران کے ساتھ کس طرح کے تعلقات رکھنے چاہیے۔

حقوق العباد کا مطلب ہے ایک انسان کا دوسرے انسان پر حق۔ جہاں دو یا دو سے زیادہ انسان ہوں وہاں پر حقوق العباد کا اطلاق ہوتا ہے۔

حقوق العباد میں

والدین کے حقوق

اولاد کے حقوق

بہن بھائیوں کے حقوق

پڑوسیوں کے حقوق

طلباء اور اساتذہ کے حقوق

رشتہ داروں، واقف کاروں، دوستوں اور اجنبیوں کے حقوق شامل ہیں۔

اس کے بعد درجہ بدرجہ ان کو ہر ایک کے حقوق کے بارے میں بتائیے۔

والدین اور اولاد کے حقوق

جب بھی کوئی انسان دنیا میں آتا ہے تو اس کا سب سے پہلا تعلق اپنے والدین سے ہوتا ہے۔ والدین بچوں کی پرورش میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ اور بچوں کی اچھی دیکھ بھال، خوراک اور تعلیم و تربیت کا خیال رکھتے ہیں۔

بالکل اسی طرح اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرے۔ والدین کا حق ہے کہ جب اولاد اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے تو ان کا خیال رکھے۔ ان کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے دے۔ اور ان سے تمیز سے پیش آئے۔

(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

بہن بھائیوں کے حقوق

بہن بھائی ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہوتے ہیں اس لیے اگر کسی ایک کو کوئی تکلیف ہے وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو سب بہن بھائیوں کو اس کی مدد کرنی چاہیے اور اس کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

پڑوسیوں کے حقوق

اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہ پڑوسی کا حق ہے کہ اس کو کسی طرح کی کوئی تکلیف آپ کی وجہ سے نہ ہو۔ اگر اس کے گھر میں کسی قسم کی کوئی

کوئی پریشانی ہو اور آپ کو معلوم ہو تو جس حد تک ہو سکے آپ کو اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

استاد اور شاگرد کے حقوق

استاد کا حق ہے کہ اس کا ادب کیا جائے اس کی باتوں کو بغور سنا جائے اور عمل کیا جائے۔ اسی طرح شاگرد کا حق ہے کہ استاد اس کو صحیح اور مفید تعلیم دے اس کو وہ سب کچھ بتانے اور سکھانے کی کوشش کرے جو اس کی تعلیم کا حصہ ہیں اور ان سے نرمی کا برتاؤ کرے۔

(مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

دیگر لوگوں کے حقوق

اس کے علاوہ آپ کے رشتہ داروں، دوستوں، جاننے والوں اور اجنبیوں کے حقوق شامل ہیں۔

(وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

ا۔ دوسرے لوگوں میں کون کون سے لوگ شامل ہیں جن کے حقوق ادا کرنے کا ہم کو حکم دیا گیا ہے؟

۲۔ ہم پر سب سے پہلے کس کے حقوق ہیں؟

۳۔ بہن بھائیوں کے آپس میں کیا حقوق ہیں؟ (مثالوں سے واضح کیجیے)

۴۔ پڑوسی کے حقوق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۵۔ استاد کا شاگرد اور شاگرد کا استاد پر کوئی ایک ایک حق بتائیے؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

ا۔ اسلام میں حقوق العباد اس لیے رکھے گئے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں اور کوئی مصیبت اور پریشانی میں اپنے آپ کو اکیلا اور تنہا محسوس نہ کرے۔

۲۔ والدین بچوں کا بچپن میں خیال رکھتے ہیں کیوں کہ بچے ناسمجھ ہوتے ہیں۔ ان کو برے بھلے کی تمیز نہیں ہوتی اور ان کو کسی بھی چیز سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بڑھاپے میں والدین کا خیال رکھنا اولاد کی ذمہ داری ہوتی ہے کیوں کہ وہ کمزور ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور ان کو کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھیں تو آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھیں گے۔ معاشرے میں برائی پیدا ہوگی اور ہر ایک صرف اور صرف اپنی فکر میں لگا ہوگا۔

سرگرمی:

اس سرگرمی کو کرنے میں بچوں کی مدد کیجیے اور ان میں زیادہ سے زیادہ دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا احساس پیدا کیجیے تا کہ وہ اس سرگرمی میں دلچسپی لیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح اور غلط جملوں پر نشان لگانا ہے۔

مشق ب میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

سبق ۷ : انسان کامل

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ آپ اپنے پیارے نبیؐ کی زندگی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

۳۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اسلام سے پہلے لوگوں کی کیا حالت تھی؟

وضاحت:

حضور اکرم ﷺ کی پیدائش سے پہلے پوری دنیا برائیوں میں مبتلا تھی۔ لوگ ایک اللہ کے بجائے بتوں کو پوجتے تھے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ میں بھی بت نصب تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ لڑائی، جھگڑا، چوری، ڈاکہ، قتل و غارت گری کو بالکل برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اپنے پیارے رسول محمد ﷺ کو بھیجا تا کہ دنیا کو معلوم ہو سکے بہترین زندگی کس طرح گزاری جاسکتی ہے۔ اچھے اور برے میں تمیز کس طرح کی جاتی ہے۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

ہمارے نبیؐ بہترین اخلاق کا نمونہ تھے۔اسی لیےان کے اخلاق کو اسوۂ حسنہ کہا جاتا ہے۔آپؐ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تھا۔
آپؐ کی پیدائش مکہ میں ہوئی۔آپؐ کے والد آپؐ کی پیدائش سے پہلے وفات پا چکے تھے۔جب آپ ٦
سال کے ہوئے تو والدہ بھی وفات پا گئیں اس کے بعد آپ کی پرورش آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب اور پھر دادا کی وفات کے بعد چچا حضرت ابوطالب نے کی۔
(تفصیلی وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

جب آپؐ بارہ سال کے ہوئے تو اپنے چچا کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے۔
جوان عمری سے ہی آپؐ کو لوگوں کی پریشانیوں، تکالیف اور مشکلات کا خیال رہتا تھا۔اور آپؐ نہایت ایمان دار دیانت دار تھے جس کی وجہ سے لوگ آپؐ کو صادق اور امیں کے نام سے پکارتے تھے۔
(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

بچپن سے آپؐ اپنے چچا کے ساتھ تجارت کی غرض سے آیا جایا کرتے تھے۔اسوجہ سے آپؐ کو اس کی بہت سمجھ بوجھ تھی۔اس لیے آپؐ نے تجارت کا پیشہ اپنایا۔
پھر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو اپنا مال تجارت لے کر شام بھیجا۔اور آپؐ کو اپنی سچائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت منافع ہوا۔اور اس کے بعد حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو شادی کی پیشکش کی۔

جب آپؐ تیس سال کے تھے تو معاہدہ حلف الفضول کا دوبارہ احیاء کروایا۔پینتیس سال کی عمر میں آپؐ نے خانہ کعبہ میں حجر اسود با احسن وخوبی نصب کروایا اور پورے عرب کو ایک بڑی جنگ سے بچایا۔
(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

آپؐ کو اپنے چچا حضرت ابوطالب سے بہت محبت تھی۔آپ ان کی ہر طرح مدد کرتے رہتے تھے۔
(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

آپؐ اپنی عقل ودانش کی وجہ سے جانتے تھے کہ عرب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔آپؐ ہمیشہ اس بارے میں فکر مند رہتے۔یہاں تک کہ چالیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے آپؐ اپنا کھانے پینے کا سامان لے کر غار حرا میں چلے جایا کرتے اور یہاں کئی دن رہا

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

کرتے۔ اور دنیاوی حالات پر غور و فکر کرتے رہتے۔

چالیس سال کی عمر میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ حضرت جبرائیلؑ آئے اور آپؐ سورہ العلق کی ابتدائی پانچ آیات پڑھوائیں۔
(تفصیلی وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

حضرت جبرائیلؑ کے جاتے ہی آپؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس گئے اور ان کو ساری بات بتائی۔ انہوں نے آپؐ کی بات پر یقین کیا۔ اس کے بعد وہ آپؐ کو اپنے تایازاد بھائی کے پاس لے گئیں اور انہوں نے بھی آپؐ کی نبوت کی تصدیق کی۔
(وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ آپؐ کس تاریخ کو اور کہاں پیدا ہوئے؟
۲۔ آپؐ کتنے سال کے تھے جب آپؐ کی والدہ کا انتقال ہوا؟
۳۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپؐ کی پرورش کس طرح ہوئی؟
۴۔ دوسری دفعہ آپؐ ملک شام کے سفر پر کب گئے؟
۵۔ تیس سال کی عمر میں آپؐ نے کون سا اہم کام سرانجام دیا؟
۶۔ آپؐ نے حجر اسود کی تنصیب کس طرح کی؟
۷۔ کتنے سال کی عمر میں آپؐ پر وحی کا نزول ہوا؟
۸۔ آپؐ کی نبوت پر سب سے پہلے کس نے یقین کیا؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

۱۔ آپؐ کے والد کا انتقال تو آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو گیا تھا اور صرف ۶ سال کی عمر میں والدہ بھی وفات پا گئیں۔ اس لیے اس کے بعد دادا اور چچا نے آپؐ کی پرورش کی۔

۲۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپؐ کو لوگوں کی بھلائی کی کتنی فکر تھی اور وہ چاہتے تھے کہ سب لوگ اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں تا کہ فلاح پا سکیں۔

۳۔ آپؐ نے اس معاہدہ کو دوبارہ جاری کرنے میں اس لیے حصہ لیا کہ آپؐ لڑائی جھگڑے، لوٹ مار اور لاقانونیت کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے اور اس معاہدے کے ذریعے ان سب چیزوں پر قابو پایا جا سکتا تھا اور لوگوں کو انصاف فراہم کیا جا سکتا تھا۔

۴۔ آپؐ کو غار حرا میں غور و فکر کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیوں کہ اس وقت وہاں کے لوگ بہت سی برائیوں میں مبتلا تھے اور آپؐ جانتے تھے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور کیوں کہ آپؐ سب کی بھلائی چاہتے تھے اس لیے اس کے بارے میں سوچتے رہتے تھے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سرگرمی:

اس سرگرمی کو کرنے میں بچوں کی مدد کیجیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح اور غلط جملوں پر نشان لگانا ہے۔

مشق ب میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

مشق ج میں صحیح جملوں کو ملا کر عبارت مکمل کرنی ہے۔

سبق ۸ : آپس میں امن سے رہنا

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو امن اور مل جل کر رہنے کی اہمیت بتانا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ لڑنا، جھگڑنا کیسی بات ہے؟

۲۔ اگر سب لوگ ایک دوسرے سے لڑتے رہیں تو کیا ہوگا؟

۳۔ امن سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں کچھ شکل وصورت کے اعتبار سے تو کچھ مذہب، بول چال اور رہن سہن کے اعتبار سے۔

لیکن اس کے باوجود ہر انسان کی بنیادی ضروریات ایک سی ہوتی ہیں مثلاً کھانا پینا، لباس، تعلیم وغیرہ۔ اسی طرح ہر انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی زندگی سلامتی کے ساتھ گزارے۔ اور اس کا یہ حق کوئی نہیں چھین سکتا۔

اسلام دینِ سلامتی ہے اور اس میں ہر انسان کو سلامتی اور امن وچین سے زندگی گزارنے پر زور دیا گیا ہے۔ چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔

آج کل دنیا میں جو ظلم وستم اور چور بازاری نظر آتی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو فراموش کر دیا ہے۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے اپنی ساری زندگی یہی تعلیم دی کہ امن وسلامتی اور بھائی چارے کے ساتھ زندگی گزارنا ہی بہترین طریقہ ہے۔

اس کی اعلیٰ ترین مثال میثاقِ مدینہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ممکن ہوا کہ ہر مذہب کے لوگ ایک جگہ امن وسلامتی کے ساتھ رہنے لگے۔ اس معاہدہ سے ثابت ہوا کہ اسلام سلامتی کا مذہب ہے۔

(کتاب سے مزید وضاحت کیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ اسلام کیسا مذہب ہے؟

۲۔ اسلام میں امن وسلامتی پر کیوں زور دیا گیا ہے؟

۳۔ اگر ایک جگہ رہنے والے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں تو کیا ہوگا؟

۴۔ میثاق مدینہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۵۔ معاہدہ میثاق مدینہ میں کیا بات طے پائی تھی؟

۶۔ یہ معاہدہ کس کے درمیان طے پایا؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ مختلف مزاج، ذہن اور پسند ناپسند رکھنے والے جب ایک جگہ رہتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ جو بذات خود نیک اور شریف ہوتے ہیں وہ ان کی اچھی باتوں سے کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں جبکہ وہ لوگ جو بذات خود برائی کی طرف مائل ہوتے ہیں وہ ان کی بری اور غلط باتوں کو سیکھتے ہیں اور اس طرح لڑائی جھگڑا بھی ہوسکتا ہے۔

۲۔ انسان کو یہ آزادی اس لیے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالی نے ہر انسان کو ایک جیسے زندگی اپنے طور پر گزارنے کی آزادی اور ایک جیسے حقوق دیے ہیں۔

۳۔ بین الاقوامی اداروں میں میثاق مدینہ کو بنیاد بنا کر اصول مروج کیے جاتے ہیں جس کے مطابق مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہوتی ہے اور ان پر کسی بھی معاملے میں کوئی زور وزبردستی نہیں ہوتی۔

سرگرمی:

اس سرگرمی کو کرنے میں بچوں کی مدد کیجیے۔ان کو مختلف مذاہب کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کیجیے جو ان کے کام آسکے اور اس

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

ساتھ ساتھ ان کو یہ بھی بتائیے کہ اسلام میں کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا حکم دیا گیا ہے؟

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح اور غلط جملوں پر نشان لگانا ہے۔

مشق ب میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۹ : جھوٹ

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو جھوٹ کے نقصانات اور اس سے پیدا ہونے والی برائیوں سے آگاہ کرنا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا آپ کو پتہ ہے اچھے بچے کیسے ہوتے ہیں؟

۲۔ اچھے بچے کیا کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے؟

۳۔ بات چیت کرتے وقت ہم کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

وضاحت:

بچوں آپ کو معلوم ہے کہ ہم سب انسان ہیں اور انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں اور ان پر ہم کو ہر وقت اللہ سے توبہ کرتے رہنا چا۔

لڑنا جھگڑنا، الزام لگانا، گالی دینا، چغلی کھانا، کسی کی مصیبت پر خوش ہونا یہ سب بری عادتیں ہیں۔ لیکن ایک سب سے بری عادت جس کو تمام برائیوں کی جڑ کہا گیا ہے وہ ہے جھوٹ بولنا۔ آج کل ہم لوگ اس بات کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے کہ ہم کتنا جھوٹ بولتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں جھوٹ بہت عام ہو گیا ہے اور ہر کوئی بلا جھجک جھوٹ بول رہا ہے کیوں کہ اس کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ کیا کیا باتیں جھوٹ میں شمار ہوتی ہیں۔ آیئے اس کو مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

مالی فائدے کے لیے جھوٹ بولنا

اس کی سب سے بہترین مثال آجکل کے فقیر ہیں جو طرح طرح کے جھوٹ بول کر بھیک مانگتے ہیں۔ مثلاً بچہ بیمار ہے، یا ہسپتال میں پڑا ہے علاج کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ ایک اور طریقہ جو آج کل بہت عام وہ یہ کہ اپنے جسم کے کسی حصے کو اتنا ہیبت ناک بنا لیتے ہیں اور کوئی چیز لگا کر زخم بنا کر دکھاتے ہیں کہ دیکھنے والے کو کراہیت بھی آتی ہے اور رحم بھی۔ اور وہ ان کو پیسے بھی دے دیتا ہے۔

یا اس کو ایک اور طرح سمجھیے کہ آپ نے اپنے والدین سے کہا کہ آپ کو کوئی کتاب لینی ہے اور اس کی قیمت آپ زیادہ بتا کر کچھ اضافی پیسے لے لیتے ہیں اور اس سے اپنے لیے کوئی بھی چیز لے لیتے ہیں تو یہ بھی آپ کا جھوٹ ہوا۔ اور اس بات کو ذہن نشین کر لیجیے کہ وہ چیز کبھی بھی آپ کے لیے اچھی ثابت نہ ہو گی یا تو اس میں کوئی نہ کوئی خرابی پیدا ہو جائے گی یا وہ کھو جائے گی۔ کیوں کہ اس کے لیے آپ نے رقم جھوٹ بول کر حاصل کی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

غلطی چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچوں سے بڑے کوئی کام کہتے ہیں اور وہ بھول جاتے ہیں اور بعد میں ان سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کسی نہ کسی جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ مثلاً امی نے آپ سے کوئی کام کرنے کہا آپ بھول گئے اور پوچھنے پر کہہ دیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا حالانکہ آپ کھیل میں مشغول ہو گئے تھے۔ یا کسی اور کا نام لے دیا کہ انہوں نے بھی مجھے کام سے بلایا تھا ان کا کام کر رہا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

تکلفاً جھوٹ بولنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا کچھ کرنے کا دل چاہ رہا ہو لیکن آپ اس پر انکار کریں۔ مثال کے طور پر کوئی آپ کو کچھ کھانے کو دے اور آپ دل چاہتے ہوئے بھی منع کر دیں۔ اس طرح کے جھوٹ کو تکلفاً جھوٹ بولنا کہتے ہیں۔

تفریحاً جھوٹ بولنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی تفریح اور مزے کے لیے جھوٹ بولے۔ مثلاً کوئی کہیں گیا اس کے بارے میں کچھ بتا رہا ہو اور آپ بھی اس کے بارے میں کچھ جانتے ہوں لیکن گئے نہ ہوں اور کہیں کہ ہاں میں بھی وہاں گیا تھا تو ایسا ہوا، ویسا ہوا۔ یا کسی چیز یا شخص کے بارے میں صرف اس لیے بڑھا چڑھا کر بیان کریں کہ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں اور یہ خیال کریں کہ اس کو بہت معلومات ہے۔ یہ ہے تفریحاً جھوٹ بولنا۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں صرف اپنی واہ واہ کے لیے بولا جائے۔

جھوٹ کو اسلام میں اتنا برا کہا گیا ہے کہ جھوٹ بولنا تو کیا جھوٹ سننا بھی گناہ ہے۔ اگر آپ کو پتہ ہو ہے کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے اور آپ اس کی باتوں کو سنتے ہیں تو یہ بھی گناہ میں شمار ہوگا۔

جھوٹ کو بدترین گناہ اس لیے کہا گیا ہے کیوں کہ اس سے بہت سی برائیاں پھیلتی ہیں بلکہ تمام برائیوں کی ابتداء اس سے ہی ہوتی ہے کیوں کہ اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس کو چھپانے کے لیے پھر جھوٹ بولتا ہے اور اس طرح ایک سلسلہ چل نکلتا ہے اور انسان کو سمجھ ہی نہیں آتا کہ وہ ایک جھوٹ کی وجہ سے کتنے جھوٹ بول رہا ہے۔

کیا آپ یہ پسند کریں گے آپ پر اللہ کی لعنت ہو۔ یقیناً نہیں۔ تو اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ یہ کتنا برا عمل ہے کہ جھوٹ بولنے والے پر اللہ لعنت بھجتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود بھی ہم جھوٹ بولتے ہیں۔

جھوٹ سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستوں پر چلیں اور اپنا عمل درست کریں۔ آپ دیکھ لیجیے گا خود بخود ہی اس برائی سے بچ جائیں گے۔ اور ہم کو جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں، اگر کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو جھوٹ بول کر اس کو چھپانے کے بجائے اس کا اقرار کرلیں۔ اس طرح جو بھی چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں ان کا شکر ادا کریں اور دوسروں کی چیزوں سے مرعوب نہ ہوں۔

(مثالوں کے لیے کتاب کی مدد لیجیے اور وضاحت کیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ جھوٹ بولنا کیسی عادت ہے؟

۲۔ جھوٹ کو برائیوں کی جڑ کیوں کہا جاتا ہے؟

۳۔ اس سبق کے مطابق انسان کب کب جھوٹ بولتا ہے؟

۵۔ ہم جھوٹ سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk
LearningWell

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے سکے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ کسی بھی بارے میں غلط بیانی کرنا یا اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر بتانا یا کسی واقعہ کو اس طرح بتانا جس طرح وہ نہیں ہوا تھا جھوٹ ہے۔

۲۔ اسلام میں جھوٹ بولنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کیوں کہ اس کو تمام برائیوں کی جڑ کہا گیا ہے یعنی تمام برائیوں کی ابتداء جھوٹ سے ہی ہوتی ہے۔

۳۔ اگر ہم اچھے عمل کریں تو ہم جھوٹ سے بچ جائیں گے کویں کہ جب ہم کوئی غلط کام کریں گے ہی نہیں تو ہم کو جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی کیوں کہ ہم اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لیے ہی جھوٹ بولنا شروع کرتے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سرگرمی:

بچوں کو اس بات پر آمادہ کیجیے کہ وہ بالکل سچ سچ وہ جھوٹ بتائیں جو انہوں نے بولے اور اس سے دوسروں کو کیا نقصان پہنچ سکتا تھا اس بارے میں بتانے میں ان کی مدد کیجیے۔اور آمادہ کیجیے کہ وہ آئندہ اس یہ جھوٹ دوبارہ نہیں بولیں گے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں عبارت کو ملا کر جملہ مکمل کرنا ہے۔

مشق ب میں مختصر سوالات کے جواب دینے ہیں۔

مشق ج، د اور ہ بھی بچوں کو یہ سمجھانے میں مددگار ثابت ہوگی کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔

سبق ۱۰ : دعائیں

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو روزمرّہ کی دُعاؤں کی اہمیت کو اجاگر کرانا ہے، کہ ان چھوٹی چھوٹی دعاؤں کو اپنے روزمرّہ کے کاموں میں شامل رکھنا کتنا ضروری ہے۔ دُعائیں بمعہ ترجمہ یاد کرانے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو پتہ چلے کہ وہ کیا دُعا مانگ رہے ہیں اور ان ہی دعاؤں کی بدولت اللہ ہمارے کاموں میں برکت اور آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اللہ کو دعا مانگنا کیوں پسند ہے؟

۲۔ اس سے پہلے آپ نے کون کون سی دعائیں سیکھی ہیں؟

۳۔ آپ روزآنہ کون کون سی دعائیں پڑھتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دعا مانگنا بہت پسند ہے۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ دعا مانگنا کتنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش ہوتا ہے۔ اور پسند کرتا ہے کہ بندہ اپنی ہر ضرورت کے لیے اس کو یاد کرے۔ اس طرح ہمارے دل میں بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ صرف اور صرف اللہ ہی ہے جو ہماری ہر ہر ضرورت کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا۔

جب انسان اللہ سے دعا مانگتا ہے تو اس کا براہ راست تعلق اللہ سے ہوتا ہے یعنی اس کے اور اللہ کے بیچ میں کوئی نہیں ہوتا۔ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے یا مانگ رہا ہوتا ہے۔ اللہ سے کہہ رہا ہوتا ہے۔ اور ہمارا یقین بھی یہی ہونا چاہیے ہماری سننے والا صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔

اس سبق میں آپ کو تین دعائیں سکھائی اور یاد کرائی جا رہی ہیں

دنیا اور آخرت میں کامیابی کی دعا

مشکلات سے نجات کی دعا

والدین پر رحم کی دعا

اس کے بعد ایک ایک دعا بچوں کو پڑھائیں اور ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ بھی۔ دعائیں ذہن نشین کرانے کے لیے اس کو بار بار بمعہ ترجمہ دہرائیں۔ اس بات پر زور دیں کہ وہ اس کو پڑھنا اپنا معمول بنائیں۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ اللہ سے براہ راست رابطے کا ذریعہ کیا ہے؟

۲۔ اللہ کو دعا مانگنا کیوں پسند ہے

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ دعا کو عبادت اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں انسان کا اللہ سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔

۲۔ ہمیں مختلف دعائیں اس لیے سکھائی گئی ہیں تاکہ ہم اپنی زندگی کے ہر کام میں اللہ سے مدد مانگ سکیں۔

۳۔ ہمیں یہ دعا اس لیے کثرت سے پڑھنی چاہیے کیوں کہ اس سے ہم کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ

سرگرمی

بچوں کو تینوں دعائیں بمعہ ترجمہ یاد کرا دیئے تاکہ وہ اس کو اپنے معمول میں شامل کر لیں اور اس کو پڑھا کریں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

مشق الف میں صحیح الفاظ کا انتخاب کر کے جملہ مکمل کرنا ہے۔
مشق ب میں دعاؤں کا ترجمہ لکھنا ہے تا کہ بچوں کو ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔
مشق ج میں سوالات کے جوابات دینے ہیں۔

سبق ۱۱ : حضرت موسیٰؑ

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو حضرت موسیٰؑ کے بارے میں ابتدائی اور ضروری معلومات فراہم کرنا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفسِ مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنے ایسے پیغمبر بھیجے جن پر اپنی کتاب نازل کی؟
۲۔ کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں؟
۳۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون سے پیغمبر تھے جن سے اللہ تعالیٰ نے براہ راست بات کی؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

لوگوں کو اللہ کی باتیں بتانے اور سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سارے پیغمبر بھیجے۔ جو لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا کام کرتے تھے۔ ان میں ایک بہت عظیم پیغمبر حضرت موسیٰؑ بھی ہیں۔ جن کا لقب 'کلیم اللہ' ہے۔ یعنی اللہ سے بات کرنے والا۔ آپ پر اللہ نے اپنی کتاب توریت نازل کی۔

اندازاً حضرت موسیٰؑ کا دور آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے کا ہے۔ آپؑ مصر میں پیدا ہوئے اور آپ کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ اس وقت مصر کے بادشاہوں کو فرعون کہا جاتا تھا۔

(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

فرعون خدا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس کو اپنی طاقت، مال و دولت اور سلطنت پر بڑا غرور تھا۔ اس نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر

یہ بتائی گئی کہ مصر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں فرعون کا زوال ہوگا۔ یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ آج کے بعد سے جو بھی لڑکے مصر میں پیدا ہوں ان کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ فرعون کی پرورش خود فرعون کے محل میں ہوئی۔ وہیں پلے بڑھے اور جوان ہوئے تو فرعون نے آپ کو سزائے موت کا حکم دیا۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

جب حضرت موسیٰؑ کو موت کا حکم ہوا تو آپؑ نے مصر چھوڑ دیا اور مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے آپ کا قافلہ کوہِ طور پہنچا۔ یہاں پر آپ کو طور کے پہاڑ پر روشنی نظر آئی لیکن یہ روشنی نہیں تھی بلکہ اللہ کا جلوہ تھا۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ آپؑ سے ہمکلام ہوئے اور آپؑ کو نبوت اور معجزات عطا کیے اور فرعون کو ایمان کی دعوت دینے کو کہا۔ آپؑ نے ایسے ہی کیا لیکن فرعون نے آپؑ کو جادوگر کہا۔ لوگ آپؑ پر ایمان لے آئے۔

(یہ سب کیسے ہوا۔ اس کی وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

پھر اللہ کا حکم سے آپ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بحیرہ احمر (ایک بہت بڑا سمندر) کے کنارے پہنچے تو فرعون نے آپؑ کو جالیا۔ آپؑ نے اپنا عصا پانی پر مارا تو سمندر کے بیچوں بیچ ایک خشک راستہ بن گیا اور آپؑ اور آپؑ کے ساتھیوں نے سمندر عبور کر لیا۔ لیکن جیسے ہی فرعون اور اس کی فوج نے اس پر قدم رکھا وہ خشک راستہ غائب ہو گیا اور فرعون مع اپنے لشکر کے سمندر میں غرق ہو گیا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

پھر آپ کنعان پہنچے۔ اللہ کے کرم کی وجہ سے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی لیکن وہ اس پر اللہ کے شکر گزار ہونے کے بجائے اللہ کی نافرمانی کرنے لگے۔ آخر کار اللہ نے ان کو سزا دی اور وہ چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے اور ان کو کنعان چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد آپؑ کوہِ طور کے دامن میں تشریف لے گئے تاکہ اللہ سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اس وقت اللہ نے آپ کو توریت نازل کی۔ اس بعد آپؑ اپنی پوری زندگی لوگوں کا اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے اور کوشش کرتے رہے کہ وہ سیدھی راہ پر چلیں لیکن ان کو قوم کے زیادہ تر لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے رہے۔

آپؑ نے ۱۲۰ سال عمر پائی اور کعان کے قریب وفات پائی۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ حضرت موسیٰؑ پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟

۲۔ آپؑ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں ملا؟

۳۔ آپؑ کہاں پیدا ہوئے؟

۴۔ فرعون نے مصر میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا؟

۵۔ آپؑ کس طرح بچے اور فرعون کے محل پہنچے؟

۶۔ فرعون نے آپؑ کی موت کا حکم کیوں دیا؟

۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کیا معجزات عطا فرمائے؟

۸۔ بحیرہ احمر کے کنارے کیا معجزہ پیش آیا؟

۹۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کیا سزا دی؟

۱۰۔ آپؑ پر توریت کہاں نازل ہوئی؟

اس سلسلے میں آپ حاصلِ سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ وہ خاص باتیں یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا آپؑ سے براہ راست کلام کرنا۔

آپؑ پر اپنی کتاب نازل کرنا۔

آپؑ کو معجزات کا عطا کرنا۔

فرعون کے محل میں آپؑ کا پرورش پانا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر برد اسلیے کیا کہ اس کو اپنے آپ پر بہت غرور تھا اور وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس کو کبھی زوال نہ آئے گا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا کیوں کہ وہ بنی اسرائیل کو اپنی نافرمانی سے توبہ کرنے کا ایک موقع دینا چاہتے تھے کہ وہ راہ راست پر آجائیں۔

سرگرمی

جتنی زیادہ معلومات ہو سکے جمع کر کے بچوں کی رہنمائی کیجیے تاکہ وہ اس چارٹ کو بنانے میں دلچسپی لیں اور اس کو ذہن نشین کر سکیں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف اور ج کے ذریعے بچوں کو اس سبق کی خاص خاص باتوں کو ذہن نشین کرنے میں مدد ملے گی۔

مشق ب میں سوالات کے جوابات تحریر کرنے ہیں۔

مشق د میں عبارت کو ملا کر جملہ مکمل کرنات ہے۔

سبق ۱۲: بچے کس طرح اچھے مسلمان بن سکتے ہیں

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو کسی کہانی کے ذریعے کوئی نہ کوئی سبق دینا ہوتا ہے۔

اس کہانی کے ذریعے بچوں کے اندر احساس ذمہ داری پیدا کرنے اور اس کی اہمیت بتانے اور بڑوں کا خیال رکھنے کا سبق دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو طہارت وصفائی کی اہمیت بھی سمجھائی گئی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ آپ کے گھر میں آپ کے ذمے کون کون سے کام ہیں؟

۲۔ آپ اپنی تفریح اور ذمہ داری میں سے کس کو ترجیح دیں گے؟

۳۔ آپ کو اپنے گھر کے بڑوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے اور آپ ان کی گھر میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں

وضاحت:

اس سبق میں ایک بچی کی کہانی ہے جو اپنی کلاس کے ساتھ پکنک پر جا رہی ہے۔ اس کے سب گھر والے کسی کی شادی پر گئے ہوئے ہیں۔ گھر میں صرف وہ اور اس کے دادا ہیں۔ جس وقت اس کی بس اس کو لینے آتی ہے اس وقت اس کے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ سوچ میں پڑ جاتی ہے کہ وہ پکنک پر جائے یا گھر میں رکے۔ کیوں کہ اس کے دادا معمول کے مطابق فجر کی نماز کے بعد پارک میں چہل قدمی کے لیے گئے ہوتے ہیں۔

اس کے بعد بچوں کو تفصیل کے ساتھ کہانی پڑھ کے سنائیے۔ اور اس کی وضاحت کیجیے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ السا پکنک پر کہاں جا رہی تھی؟

۲۔ وہ اپنے ساتھ کھانے پینے کی کیا کیا چیزیں لے کر جا رہی تھی؟

۳۔ دادا ابو فجر کی نماز کے بعد کہاں جاتے تھے؟

۴۔ گھر میں کون آ گیا تھا اور اس کی وجہ سے کیا ہوا؟

۵۔ اسکول وین نے السا کا انتظار کیوں نہیں کیا؟

۶۔ السا کس وجہ سے دادا ابو کو چھوڑ کر نہیں گئی؟

۷۔ اگر السا پکنک پر چلی جاتی تو کیا ہوتا؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ السا کا فیصلہ ٹھیک تھا۔ کیوں کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے طہارت کا خیال رکھا اور بڑوں کا خیال رکھنے کی مثال بھی پیش کی۔

۲۔ اس نے یہ ثابت کی کہ وہ ایک ذمہ دار بچی ہے جس کو نہ صرف بڑوں کا بلکہ صفائی کا بھی بہت خیال ہے۔

سرگرمی

بچوں کا نشانِ حیدر پانے والے شہیدوں کے نام بتایئے اور ان کے بارے میں مختصراً بتایئے تا کہ ان کو کسی ایک کے بارے میں کہانی لکھنے میں آسانی ہو۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح الفاظ کا انتخاب کر کے جملہ مکمل کرنا ہے۔

مشق ب میں صحیح اور غلط جملوں کا انتخاب کرنا ہے۔

مشق ج میں سوالات کے جوابات تحریر کر کے بچوں کو اس کہانی کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

افادیت:

عملی کتاب اساتذہ کے لیے بچوں کو سبق سمجھانے اور ذہن نشین کرانے میں بہت مددگار ثابت ہوگی کیوں کہ یہ عملی کتاب آن لائن inter active بھی ملے گی یعنی بچے اس کو Learning Well کی سائٹ پر اپنے کمپیوٹر پر بھی حل کر سکیں گے۔

بچوں کی عملی کتاب کو اساتذہ اگر اپنے پاس رکھیں اور ان کو کلاس میں گائیڈ کریں کہ اس کو کس طرح حل کرنا ہے اور گھر کے لیے ان کو یہ task دیں کہ وہ اس کو آن لائن حل کر کے آئیں اور دوسرے دن کلاس میں اپنی عملی کتاب میں حل کریں۔ اس سے اساتذہ کو اندازہ ہوگا کہ بچے اس سبق کو کس حد تک سمجھ سکیں ہیں۔ اور بچوں کے لیے یہ چیز دلچسپی کا باعث ہوگی کہ وہ اس کو کمپیوٹر پر حل کریں گے۔ اس طرح وہ دو تین دفعہ اس سبق کو دہرا سکیں گے۔